زہر آشام
نرگس نور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نرگس نورؔ

نام کتاب	:	زہرِ آشام
شاعرہ	:	نرگس نور
سرورق و کمپوزنگ	:	عمران حسینی 0322-6920386
سن اشاعت	:	جولائی 2020
قیمت	:	200 روپے
تعداد	:	1000

اچھی کتابیں ۔۔ بہترین دوست

کرن کرن روشنی پبلشرز

ٹوائی لائٹ کمپیوٹر سٹڈیز 131۔ حامد کمرشل سنٹر ممتاز آباد ملتان

موبائل: 0301-7488695

kirnkirnroshni@yahoo.com

انتساب

سخن فہم، سخن شناس،

سینئرز اساتذہ کرام

اور

مِس مَحر جی کے

نام

فہرست

محنتی شاعرہ نرگس نورؔ

نور کے بارے میں اگر ذاتی تاثرات بیان کروں تو یہی کہوں گا کہ ذہین شاعر بہت دیکھے، پڑھے اور سنے ہیں لیکن اتنی محنتی شاعرہ پہلی بار دیکھی ہے۔۔کئی ماہ پہلے ہی نور کی دو کتابیں اشاعت کے لیے تیار ہو چکی تھیں جب انھیں عروض سے ناواقفیت کا علم ہوا۔بجائے سیدھا راستہ اختیار کرنے اور سیدھا سیدھا صاحبِ کتاب بن جانے کے انھوں نے مشکل راستہ چنا،کتب کی اشاعت روک دی، ،بہت محنت اور دلچسپی سے عروض سیکھی جس کا گواہ میں خود ہوں،اس کے بعد اپنا سارا بے وزن کلام درست کیا اور یوں ایک بار پھر اسی مقام پر پہنچ گئیں لیکن اب کی بار وہ صحیح معنوں میں ایک کہنہ مشق شاعرہ بن چکی تھیں۔۔انھوں نے ایک ایک شعر پر گھنٹوں بحث کی جب انھیں لگا کہ شعر اپنی موزوں ترین حالت میں ڈھل چکا ہے تب اسے غزل میں شامل کیا،میں پنجابی ادب سے واقف نہیں اس لیے نور کا پنجابی کلام میں نے زیادہ نہیں پڑھا،لیکن اردو کی جتنی بھی غزلیں ہیں ان کے تقریباً تمام اشعار پر نور نے

گھنٹوں مغز پاشی کی ہے۔مجھے امید ہے کہ خونِ جگر سے لکھے گئے یہ ادب پارے پڑھنے والوں کی نظروں میں قبولیت کا درجہ پائیں گے۔

نورؔ کی شاعری کا مختصر سا تجزیہ کروں گا۔۔شاعری کے معیار کا پتا موضوعات کے تنوع کے ساتھ ساتھ ان پر گرفت سے چلتا ہے،نور کی شاعری کے موضوعات بھی بہت وسیع ہیں،وہ اخلاقیات اور معاشرتی اقدار پر بھی اسی قادر الکلامی سے شعر کہتی ہے جس انداز سے ہجر و وصل کے مضامین باندھتی ہے۔۔میں اس تنوع کے ثبوت کے طور پر یہ چند اشعار لکھتا ہوں

بہار ہو رہی تھی میرے یار کے صدقے
یہی تو رشک مجھے کوئے یار لے آئے
مری نگاہ لگی ہے تمھارے رستے میں
جنونِ عشق کی مستی خمار لے آئے

ماں کی ہستی کمال ہوتی ہے
ہاں وفا کی مثال ہوتی ہے
چوٹ لگ جائے بچے کو لیکن
آنکھ ماں کی ہی لال ہوتی ہے

اوڑھ بیٹھی حنائی آنچل
رشک آنے لگا سہیلی پر
کوئی ایسی فضا کشید کرو
ہو نہ حیرت کسی پہیلی پر

اداس شامیں، اداس چائے
میں روز پیتی ہوں خاص چائے
میں پھر سے یادوں میں کھو نہ جاؤں
رکھی ہے پھر سے کیوں پاس چائے

ہر شعر الگ رنگ کا غماز ہے مگر کوئی بھی رنگ پھیکا نہیں پڑنے پایا۔ یہی نور کے فن کا کمال ہے۔۔امید ہے کہ یہ شاعرہ مستقبل میں اس سے بھی اونچے ہمالیہ سر کرے گی اور اردو شاعری کے اوراق پر ایک دیرپا نقش چھوڑے گی۔

ریحان خورشید رانا
بھکر

میرے پردے سے بھی شکوہ ہے

شاعری روح کی زبان ہے،شعر کہنا یا اپنے جذبات کا اظہار کسی بھی صورت قلم سے کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔تخیل کی سرزمین پر جذبات و احساسات کی ہریالی زندگی کو رنگین وادیوں کی طرح مہکا دیتی ہے جہاں صرف محبت، ہمدردی،شفقت وحمدلی کے پھول کھلتے ہیں۔محبت زندگی کی اصل ہے اور محبت کے کئی روپ ہوتے ہیں۔محبت ماں کی صورت ہے، محبت باپ کی صورت،بہن بھائیوں،عزیز دوست،رشتہ داروں،اولاد و مال اور جذبے،جستجو و لگن کی صورت بھی ہے۔ضروری نہیں ہے کہ محبت کو صرف ایک ہی رنگ دیا جائے جس کو ہمارے معاشرے میں اکثر غلط رنگ دے کر جانا جاتا ہے۔

ایک محبت جو انسان اپنے آپ سے کرتا ہے وہ محبت وہ خود سے نہیں بلکہ اپنے جذبے، جستجو ولگن سے محبت کرتا ہے اور وہی محبت اس کے جینے کا مقصد ہوتی ہے جو اسے زندہ رکھتی ہے۔ان تمام محبتوں میں سے ایک محبت ''قلم وقرطاس'' کی محبت ہے اور یہ محبت مرد و زن کی تفریق نہیں کرتی اور نہ ہی یہ کسی خاص طبقے کے لیے محدود ہے یہ محبت لامتناہی ہے اس محبت کو صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو ''قلم'' سے عشق کرتا ہے۔

قلم وقرطاس کی محبتوں کی امین ایک اُبھرتی ہوئی شاعرہ نرگس نورؔ ادب کی سرزمین کا وہ خودرو پودا ہے جس نے اس محبت کی لگن اور جستجو سے آبیاری کر کے اس خودرو پودے کو ایک ثمر آور درخت بنا دیا ہے جس کی چھاؤں سے ادب کے خزینے فیض یاب ہوں گے۔

شاعری کسی بھی شاعر کے اندر پیدا ہونے والا ایک خود رو پودا ہی ہے جس کی آبیاری خونِ جگر سے کرنا پڑتی ہے۔ ''عورت'' عورت ہونا قطعی کوئی جرم نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں آج بھی عورت کی سانسوں پر رسم وروایات کے قدغن لگا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان کے بوجھ تلے دب کر گھٹن سے مرجاتی ہے۔عورت کا شاعرہ ہونا بھی کوئی جرم نہیں ہے بشرطِ عورت اپنی اور اپنے گھر والوں کی آبرو کی پاسدار ہو۔ یہاں میں عورت کی اس آزادی کی بات نہیں کروں گی جس کا چرچا ''عورت مارچ'' میں ہوتا ہے بلکہ علم وفن میں عورت کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے کی بات کر رہی ہوں اس لیے ہمارے معاشرے میں یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ ایک عورت شاعرہ نہیں ہوسکتی۔عورت شاعرہ بھی ہے، ماں بھی ہے، بہن بھی ہے، بیٹی بھی ہے اور معلمہ بھی ہے۔اگر وہ اپنی بات شاعری کے ترنم میں کہتی ہے تو یہ کوئی جرم نہیں ہے۔

جذبات و احساسات کی سرشاری سے لبریز نرگس نورؔ کا غزلیات ونظموں پر مشتمل ''زہرِ آشام'' کا مسودہ میرے ہاتھ میں ہے جس کو جذبات کی مالاؤں سے سجا کر خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے جو شاعرہ کے فن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔نرگس نورؔ نے غزل کی روایت

کو برقرار رکھتے ہوئے دیوانِ ادب میں ایک خوبصورت شاہکار کا اضافہ کیا ہے۔آج تک موجودہ شعراء کرام میں سے میری نظر سے گزرنے والی بہترین شاعری میں سے ایک شاعری نرگس نورؔ کی بھی ہے اور قسمت سے نرگس نے اپنا ذاتی اسم بھی ایسا پایا جو چشمِ باطن سے بینا ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔نرگس اپنے کمالِ ہنر کو بہت خوبصورتی کے ساتھ الفاظ کی مالا میں پرو کر لکھتی ہیں:۔

مَیں وہ نرگس نہیں جو اپنی بے نوری پہ روتی ہے
مَیں وہ چشمِ دل سے کرتی ہوں چمن میں دیدہ ور پیدا

شاعری کی خاصیت یہی ہے کہ مختصر الفاظ میں زندگی کی جدتیں اپنے اندر سمو لیتی ہے اور لکھنے والے کے قلم سے وہ شاہکار تخلیق ہوتے ہیں جو سرابوں کو بھی حقیقت میں سمندر بنا دیتے ہیں۔نرگس نورؔ کی کتاب کا ہر شعر بہت خوبصورت اور قابلِ تحسین ہے۔

آدم زادے تو کس شے پر اترائے
تیری دنیا میرے دم سے پیاری ہے

اپنی نیت کو باوضو کر لو
عشق والی نماز تب ہوتی

نرگس نورؔ کی نو آموز تخلیق ''زہرِ آشام'' ان کے روشن مستقبل کی نوید ہے۔ضروری نہیں کہ عورت مشاعروں میں جا کر شعر کہے تو تب ہی شاعرہ کہلا سکتی ہے، شاعر صرف وہ ہی نہیں ہوتا جو مشاعروں میں جا کر داد و تحسین وصول کرتا ہے، ایک وہ عورت بھی شاعرہ ہوتی ہے جس کے لیے باپردہ ہونا کوئی عیب نہیں ہوتا۔نرگس نے ایک ہی شعر میں ایک عورت کے باحیا کردار کی ترجمانی کر دی ہے۔ملاحظہ کیجئے:۔

مجھ کو حیرت ہے اک مسلم کو
میرے پردے سے بھی شکوہ ہے

شاعر وہ بھی ہوتا ہے جو حقیقت میں قلم کا قدر دان ہوتا ہے۔اصل شاعر وہ ہوتا ہے جو کتاب میں اور دلوں میں زندہ رہتا ہے اور قلم میں اتنی طاقت ہے کہ وہ دل میں اترنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور یہی صلاحیت نرگس نورؔ کے قلم میں بھی موجود ہے میں ان کو ان کے شعری مجموعے ''زہرِ آشام'' کے شائع ہونے پر دل سے مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ان کے روشن مستقبل کے لیے دعا گو ہوں۔

ڈاکٹر صائمہ جبین مہکؔ

❖❖❖

موسمِ ہجر کی شاعرہ، نرگس نورؔ

محبت ایک ایسا فطری عمل ہے اور لازوال جذبہ ہے جب تک یوسف ہے زلیخا بھی اس کے ساتھ لازم وملزوم رہے گی میں ایک ایسی زلیخا کی بات کرنے جا رہا ہوں جو محبت کی آنچ میں نہ صرف جلتی رہی ہے بلکہ جل کر کندن بن گئی ہے اور ایک الگ پیکر کی صورت اختیار کر چکی ہے اور اس زلیخا کا نام نرگس نورؔ ہے جو ایک نئے پیکر میں منتقل ہو کر ہمارے سامنے شاعرہ کے روپ میں جوہ گر ہوئی ہے۔جن کی شاعری کا مجموعہ ''زہرِ آشام'' کا مسودہ میرے ہاتھوں میں ہے۔

نرگس نورؔ کی شاعری محبت اور ہجر کے مابین خود کلامی کی ایک کتھا ہے جب انسان بھری دنیا میں تنہا رہ جاتا ہے اور اسے اپنے خواب کرچی کرچی ہوتے نظر آتے ہیں تو وہ تنہائیوں کے دشت میں بھٹکتا دھوپ کی تمازت اور پیاس سے دوچار ہوتا ہے۔دور تک لق ودق صحرا میں اس کی بات سننے والا کوئی نہیں ہوتا تو وہ خود کلامی پر اُتر آتا ہے۔ایسی ہی خود کلامی نرگس نورؔ بھی کرتی ہے۔

خزاں رسیدہ تمنا بہار لے آئے
مرے بھی دل میں کوئی تو قرار لے آئے

یہ معاشرتی المیہ ہے کہ انسان بعض اوقات اپنی تمام تر توانائیوں اور لگن سے کوئی کام کرتا ہے لیکن اس کو اس کا انعام اس قدر نہیں مل پاتا اور اکثر تو بہت کم ملتا ہے محبت میں بھی یہ واقعات اکثر سرزد ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کو انتہائی کم دکھائی دیتا ہے اور دوسرا شخص اس کی محبت میں خاک چھانتا پھرتا ہے۔

تو حصے میں ملتا ہے
میں ساری کی ساری ہوں
تیرا کوئی جرم نہیں
میرا جرم ہے ناری ہوں

میں کیسے اترا سکتی ہوں خوشبو پر
جانے کب میں پھول سے مٹی ہو جاؤں

نرگس نورؔ جب دُکھ، درد، تکلیف اور ہجر کے ذائقے سے مکمل آشنا ہو جاتی ہے اور اس کی عادی ہو جاتی ہے برداشت اور حوصلہ اس کی ذات میں گھر کر لیتا ہے تو یوں خود کلامی کرتی ہے۔

اکیلے پن کا نہیں کوئی غم
مجھے تو راس آ گئی ہے چائے

ہمارے ہاں ذات پات کی اونچ نیچ رسموں کی زنجیریں اس قدر مضبوط ہیں جن سے نکلنا بہت مشکل ہے بلکہ ناگزیر ہے۔ صنف نازک بہت حساس ہوتی ہے خود میں پگھلتی ہے اور گھلتی رہتی ہے رسموں کی قید سے نکلنا اس کے لیے ناممکن ہے لیکن ایسا ضرور ہے کہ وہ

خاموش بھی نہیں رہتی اس نے اپنا احتجاج بڑی ہمت اور جرأت سے کیا ہے۔ نرگس نور بھی اسی قبیل کی ایک کڑی ہے ایک کردار ہے۔

اک پگڑی اونچی رکھنے کو
رسموں میں مٹا سیکھا ہے

مجموعی طور پر نرگس نورؔ کی شاعری محبت سے محبت تک کا سفر ہے جس میں پھول بھی ہیں کانٹے بھی، رنگ بھی، دُکھ بھی سب کچھ ہے۔

جانے والا پاگل تھا
روپ کی رانی چھوڑ گیا

جیسا تُو ہے میں بھی ویسی ہو جاؤں
تجھ کو بھول کے تیرے جیسی ہو جاؤں

نرگس نورؔ کی شاعری سے چند عمدہ اشعار نقل کر دیئے ہیں باقی آپ پر چھوڑ رہا ہوں تا کہ آپ ان سے گزر کر ان میں ٹھہر کر نرگس نور کی نرگسی کہانی ان کی زبانی سن سکیں۔

راؤ وحید اسد
ملتان
7 جون 2020ء

❖❖❖

نرگس نور کی شعری بساط

شاعری لوحِ ازل سے قلبِ انساں پہ بھیجے گئے الہام کا نام ہے۔شعر عطیہ قدرت ہے۔جہاں ناگزیر ترین الفاظ کا بہترین تخلیقی استعمال ہے وہیں جذباتیات اور نفسیات کا حسن بھی ہے۔پچھلے سات آٹھ برسوں سے کئی موسم آئے اور گئے۔ادبی افق پر بہت سی کرنیں ابھریں اور ماند پڑ گئیں۔جو مناظر نرگس نور کی خوب صورت شاعری کے بعد دیکھے ,اس سے قبل نہیں دیکھے تھے۔

نرگس نور کی سخنوری نسوانیت کے گلابی،کاسنی اور سفید رنگوں سے مزین گیت ہیں جن میں محبت،ہجر و وصال کے کچھ میٹھے سلگتے راگ ہیں۔ان کا تخیل جس چاک پر چڑھا ہے،اس نے ابھی سانچے کو گھڑنا شروع کیا ہے۔ابھی اس بھربھری چکنی مٹی میں سرخ رنگت کو مزید ابھرنا ہے مگر نرگس نور کی اڑان بلاشبہ قابلِ تحسین ہے۔

نرگس نور اردو کے ساتھ ساتھ پنجابی میں بھی خامہ فرسائی کرتی نظر آتی ہیں اور ان کی پنجابی شاعری پڑھ کر ایک منظر کھنچتا ہے۔جب سورج ڈرنے لگتا ہے اور سرسبز اشجار منافقین

کے چہروں پر تھوکنے لگتے ہیں۔جوان عورتیں اپنے اپنے بیٹوں کی قلعی کراتی ہیں۔جب بوڑھے مرد لونگ کھانے لگتے ہیں اور بوڑھی عورتیں اپنی چھاتیوں سے بچوں کو دودھ پلانے کی ناکام کوشش میں مصروف نظر آتی ہیں۔جب مگس پھولوں سے رس کشید کرتے ہیں اور پرندے زمین کے قصے دہراتے ہیں۔جب کلیاں زخم سناتی ہیں اور موسیقی شروع ہوتی ہے۔کہیں وارث شاہ ہیر چھیڑتے ہیں تو کہیں بلھے شاہ رقص کناں ہوتے ہیں۔تو کبھی بابا فرید کافی عطا کرتے ہیں۔

یہ سارے رنگ نرگس نور کی زبان و شاعری کا حصہ ہیں اور کامیابی کے ضامن ہیں۔
''زہر آشام'' میں اسی طرح کے خوب صورت اشعار آپ کو منظر دکھائیں گے۔زہر آشام نرگس نور کی زینت بنے گی اور ان کے ادبی سفر کی مستقل اڑان میں معاون ہوگی۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

عدنان مرتضیٰ زین

پیش لفظ

میں وہ نرگس نہیں جو اپنی بے نوری پہ روتی ہے
میں چشم دل سے کرتی ہوں چمن میں دیدہ ور پیدا

میں کشمیر کے شہر کوٹلی میں پیدا ہوئی میرا نام میرے ابو جان نے نرگس نسیم تجویز کیا اور میرا قلمی نام نرگس نور رہے ۔میں نے ابتدائی تعلیم کوئٹہ میں اور باقی سچے سودے کے پاس شہر فاروق آباد میں حاصل کی ۔میں ابتداء سے ہی کچھ معاشرتی وسماجی ناانصافیوں کا شکار رہی کیونکہ میرا تعلق جس علاقے سے تھا وہاں کسی بھی عورت کا شعر کہنا گویا سنگین جرم سمجھا جاتا لیکن میں اپنی فطرت میں حساس ہونے کی وجہ سے اپنے دل میں جنم لینے والے احساسات و جذبات کو دفنا نہ سکی تو میں اپنوں کے اور دوسروں کے جو دکھ سکھ ہوتے یا محسوس کرتی قلم و قرطاس کے ساتھ ہی بانٹ لیتی تھی۔

سب سے پہلی نعت شریف لکھی تھی میں نے اور اسمبلی میں خود پڑھی اس کے بعد ایک ٹیچر کی فرمائش پر پہلی غزل لکھی میری ٹیچر نے میری غزل پڑھی اور خوشی سے داد دیتے

ہوئے کہا کہ نور آپ ایک دن بہت بڑی شاعرہ بنو گی میں. بہت خوش ہوئی اسی طرح حوصلہ افزائی ہوتی رہی اور میں لکھتی رہی لیکن میرے ادبی جنون کی بس اسکول کالج تک قدر تھی اور اس دائرے سے باہر میرے سماجی حلقوں میں کوئی جگہ نہیں تھی سلسلہ ایسے ہی چلتا رہا زندگی کے نشیب وفراز سے گزرتی رہی کچھ عرصہ لکھنا چھوڑ دیا بلکہ بھول ہی گئی.

مری نگاہ لگی ہے تمہارے رستے میں
جنون عشق کی مستی خمار لے آئے

کچھ عرصہ بعد میں نے ایک بار پھر قلم اٹھایا اور خیالوں کی دنیا بسالی تب. بہت وقفے کے بعد میں نے غزل لکھی اور پھر لکھتی چلی گئی میرے کلام میں تخیل اتنا اچھا ہوتا کہ ٹیچرز اور لڑکیوں نے میرے مختلف نام رکھ دیے کوئی شاعر مغرب تو کوئی بلھے شاہ کی پوتی کے اعزاز سے نواز دیتی میں اتنے میں خوش ہو جاتی میں پھر سے کلام لکھنے لگ گئی تھی اور اپنی ٹیچرز اور لڑکیوں سے شئیر کرتی گھر کے کاموں میں اتنی مصروف ہوئی کہ لکھنے میں دقت آنے لگی جو وقت نکال کر لکھتی محفوظ کر لیتی طرح میں لکھتی گئی اور میرا کلام دوسروں کے ہاتھوں ضائع ہوتا رہا ایک وقت آیا مجھے ڈاکٹرز نے زہریلا کیمیکل کھا لینے کی وجہ سے کینسر کی علامت ظاہر کر دی میں. بہت بیمار ہوگئی اور کینسر کا علاج شروع ہوگیا ہاسپٹل ایڈمٹ ہوئی تو میری ایک کینسر کی مریضہ سے دوستی ہوگئی جو کسی طور بیمار نہیں لگتی تھی ہر وقت خوش رہتی اس با ہمت کو دیکھ کر میری بھی ہمت بندھ گئی وہ مجھے گیت سناتی میں اسے اپنی شاعری اور ہم دونوں اس طرح .بہت خوش ہوتیں ہم ڈسچارج ہو گئیں لیکن دوستی پکی ہوگئی اس نے میری شاعری کو. بہت پسند کیا اور خواہش کو ظاہر کیا کہ حالات جو بھی ہوں میں شاعری نہیں چھوڑوں اور شاعروں کی فہرست میں اپنا نام لے کر آوں مری دوست زیادہ بیمار ہوگئی اس نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میں جو مرضی ہو شاعرہ کے نام سے اپنی پہچان کرواوں اس نے کافی حد تک مجھے شاعرہ کی حثیت

سے سوشل میڈیا پر متعارف کرایا۔ان ہی دنوں میری اس محسنہ کی حادثاتی موت ہوگئی جو میرے
لئے بہت بڑی قیامت تھی یہ اذیت ناک صدمہ تھا میرے لئے اس کی موت کے بعد ایک
بار پھر میں ادبی دنیا میں اکیلی ہوگئی میں بہت ٹوٹ چکی تھی۔

میں وہ برکھا ہوں غم کی
جو ازلوں سے جاری ہوں

تیرا کوئی دوش نہیں
میرا جرم ہے ناری ہوں

میں نے اپنے نام سے آئی ڈی بنائی شاعرہ نرگس نور جیسے ہی شاعرہ کا نام لگایا
اپنے نام کے ساتھ تو ادبی دنیا میں میرا یہ باقاعدہ طور پر پہلا قدم تھا میں قفس میں رہنے والی
سہمی ہوئی فیس بک پر مجھے ادبی فیلڈ کے طرح طرح کے لوگ ملنے لگے مجھے ادبی فیلڈ میں
داخل ہونے کے لئے کسی اچھے انسان کی ضرورت تھی لیکن جو مل رہا تھا بھیڑیا صفت ہی مل رہا
تھا ایک میسج میں تعارف ہوتا اور مجھے ادبی دنیا میں متعارف کروا کر بلندیوں پر لے جانے کا
وعدہ اور دوسرے ہی میسج میں دوستی محبت کی بات شروع ہو جاتی مجھے بہت مایوسی کا سامنا
ہوتا رہا کیونکہ مجھے تو عزت اور احترام کے ساتھ باپردہ اپنی منزل تک جانا تھا میں مسلسل
مایوسی کے دور سے گزر رہی تھی کہ ایک فرشتہ صفت انسان مل گیا جو مجھے بہن اور بیٹی کہنے لگا
اس نے مجھے ریڈیو پاکستان سرگودھا میں ایک پروگرام باغ بہاراں میں میرے کلام کے
ساتھ متعارف کرایا۔اس نے پروگرام میں مجھے مدعو کیا مجھے خوداعتمادی دی عزت دی۔
میں اس فرشتہ صفت انسان کو اور اس کے اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی ان کا نام
رب نواز ہے اور یہ میرے بھائی سرگودھا ریڈیو پاکستان کے ایک پروگرام باغ بہاراں کے

ہوسٹ ہیں اور بہت اچھے انداز میں پنجابی کا یہ پروگرام کر رہے ہیں۔
میں انکی ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے سلام پیش کرتی ہوں۔ اب مجھے شاعرہ بننے
کے لئے مشاعروں میں بھی جانے کی تلقین کی جا رہی تھی لیکن گھر سے اجازت بھی ضروری تھی اور
ہمت خوداعتمادی اور قابل اعتبار لوگ یا ادارے درکار تھے اپنی مرحومہ دوست سے کیا ہوا
وعدہ بھی نبھانا تھا میں نے بہت منت سماجت سے اپنے گھر سے اجازت لی پھر خود کو اس
جدوجہد کے لئے تیار کیا اب قابل اعتبار لوگ چاہییے تھے۔ بہت پریشان تھی کیونکہ کچھ ادب
دان جو بظاہر مہذب تھے کہہ رہے تھے مشاعرے بے پردہ ہو کر ہی کر سکو گی ورنہ آپ کو کہیں
جگہ نہیں ملے گی اور مجھے یہ سب منظور نہیں تھا۔

اوڑھ بیٹھی حنائی آنچل بھی
رشک آنے لگا سہیلی پر

اس پریشانی کے عالم میں مجھے جو دوسرا فرشتہ صفت انسان ملا وہ بھی شاید اللہ
پاک کی طرف سے میرے لئے ایک انعام ثابت ہوا اس نے مجھے مشاعرے کی دعوت دی
اور میرے پردے کو سراہا میرا احترام کیا اور پردے کے ساتھ مجھے اپنے ادارے میں
متعارف کرایا میرا یہ محسن میرا بھائی غلام علی آسی جو خود بھی نوجوان شاعر ہے اردو اور پنجابی کا
بہت اچھا شاعر میرے اس بھائی نے ادبی اداروں میں پورے احترام کے ساتھ مجھے
متعارف کرایا اور اس کے بعد مجھے خوش قسمتی سے ادارے بھی اچھے ملتے گئے لوگ بھی اچھے
ملے اور میری ایک پہچان بن گئی مجھے پنجابی شاعری اور اردو شاعری کے لئے الگ الگ
استاد درکار تھے۔ بہاولنگر کے ایک بہت اچھے شاعر زین علی خان سے بات ہوئی انہوں نے
مجھے پنجابی کے بہت قابل اور مشہور و معروف شاعر صغیر علی تبسم سے متعارف کرایا جو پنجابی
کلام میں میرے استاد محترم بنے اور اردو شاعری کے لئے مجھے فیس بک پر استاد محترم ریحان

خورشید رانا صاحب ملے جنہوں نے بنا جانے بنا تعارف کے میری اصلاح کی انہوں نے بہت محنت سے مجھے علم عروض سکھایا میرے ان سب محسنوں کو میرا سلام جن کی وجہ سے میں ادبی دنیا میں حقیقت میں قدم جما چکی ہوں اور اپنی مرحومہ دوست کی پہلی برسی سے پہلے اس سے کیا ہوا وعدہ پورا کر چکی ہوں انشااللہ میری کتابیں بہت جلدی ادبی دنیا کی زینت بننے جا رہی ہیں جن میں سے ایک پہلی کتاب" . زہر آشام" اور دوسری" کتاب دل دے ورقے" مارکیٹ میں جلدی آنے والی ہے۔

بہت کم وقت ملا ہے مجھے علم عروض سیکھ کر اپنے تخیل کو اس میں ڈھالنے کے لئے جو کمی رہ گئی ہے انشاء اللہ اگلی کتابوں میں نہیں نظر آئے گی آخر میں اس ادارے کا ذکر کروں گی جو نئے لکھنے والوں کو متعارف کرا رہا ہے اس ادارے نے مجھے بہت اپلائج کیا مجھے اپنے اخبارات کے ذریعے پاکستان کے ہر شہر میں متعارف کروایا میرے آرٹیکل میرے ایڈیشن میرا کلام پاکستان بھر کے اخبارات میں چھپوایا یہ سہرا ڈیلی کشمیر رائیٹر فورم پاکستان کے ماتھے پر ہے میرے یہ محسن بھائی رشید احمد نعیم کو سلام ۔میں اپنے سب محسنوں کی مشکور رہوں۔

کہا وعدہ شکن ہو تم تو سارے خط جلا ڈالے
ذرا سی بات پر کتنا تماشا کر گیا پاگل

نرگس نورؔ

◎

اس نے مجھ کو اس قابل کب سمجھا ہے
جاں تو کہا ہے لیکن دل کب سمجھا ہے

وہ میری تُربت پر آ کر کیوں رویا
میں نے قاتل کو قاتل کب سمجھا ہے

میں نے تم کو مانا ہے دل کی دھڑکن
تم کو بس اپنی منزل کب سمجھا ہے

تجھ سے کیسا شکوہ تیری کیا غلطی؟
تم نے حاصل کو حاصل کب سمجھا ہے

تو حاکم ہے جی سکتا ہے مرضی سے
کب بولا ظالم جاہل کب سمجھا ہے

میں نے ہر طوفاں کو قسمت جانا ہے
میں نے طوفاں کو ساحل کب سمجھا ہے

❖❖❖❖❖

◎

خزاں رسیدہ تمنا بہار لے آئے
مرے بھی دل میں کوئی تو قرار لے آئے

مری نگاہ لگی ہے تمہارے رستے میں
جنون عشق کی مستی خمار لے آئے

خزاں رسیدہ ہوا ہے چمن مرے دل کا
کوئی تو ان گلوں پر بھی نکھار لے آئے

نصیب ہو کبھی مجھ کو بھی حسرت پیہم
تجھے محبتوں کے دیس پیار لے آئے

بہار ہو رہی تھی میرے یار کے صدقے
یہی تو رشک مجھے کوئے یار لے آئے

گنوا دیا ہے جو نفرت کی راہ پر میں نے
اسی کی کُن ہے جو اب اعتبار لے آئے

❖❖❖❖❖

◎

کس نے دیکھا پیاری ہوں
میں رسموں کی ماری ہوں

تم سے کیسے جیتوں گی
میں قسمت سے ہاری ہوں

تو حصے میں ملتا ہے
میں ساری کی ساری ہوں

اپنی ہار کے صدقے ہوں
تیری جیت کے واری ہوں

میں وہ برکھا ہوں غم کی
جو ازلوں سے جاری ہوں

تیرا کوئی دوش نہیں
میرا جرم ہے ناری ہوں

❖❖❖❖❖

◎

ٹوٹے رشتے بحال کیسے کروں
خود کو اتنا محال کیسے کروں

تم کو بھا جاؤں میں کسی صورت
ہر ادا پُر جمال کیسے کروں

ہر زباں پر ہیں تذکرے میرے
خود سے اتنے سوال کیسے کروں

نفرتوں کے یہ رنگ گہرے ہیں
چاہتوں کا خیال کیسے کروں

میرے آنگن نہیں اترتا چاند
عید ہائے حلال کیسے کروں

لمحہ لمحہ بدلتے لوگوں میں
نورؔ خود کو مثال کیسے کروں

◎

ابن آدم کو بھی یہ درس پڑھایا جائے
میرا معیار سلیقے سے گرایا جائے

درد کی سولی پہ مجھ کو ہی چڑھایا جائے
جرم میرا ہے تو مجھ کو بھی بتایا جائے

شاخ پر کھلنے لگی جو بھی کلی ٹوٹ گئی
ایسی قسمت کے لکھے کو ہی مٹایا جائے

میرے کردار کی سندیں لیے پھرتا ہے جو
ابن آدم کو بھی آئینہ دکھایا جائے

نور میری ہی وراثت سے ہٹا کر مجھ کو
پھر نشیمن سے مجھے خود ہی اڑایا جائے

❖❖❖❖❖

◎

جیسا تو ہے میں بھی ویسی ہو جاؤں
تجھ کو بھول کے تیرے جیسی ہو جاؤں

اب کے میرے دل کا لگنا مشکل ہے
کچھ ایسا کر بھولی بسری ہو جاؤں

مانا تو حاکم ہے میں اک باندی ہوں
ایسے مت دیکھ کہ میلی ہو جاؤں

میں کیسے اترا سکتی ہوں خوشبو پر
جانے کب میں پھول سے مٹی ہو جاؤں

کیسے ممکن ہے تیرے دل میں بس کر
میں بھی اک انمول سی ہستی ہو جاؤں

❖❖❖❖❖

◎

غم کی شمع جلاتی رہی رات بھر
یاد تیری جو آتی رہی رات بھر

موت لگ کر گلے آہ بھرتی رہی
زندگی مسکراتی رہی رات بھر

میرے اجڑے دریچے سبھی دیکھ کر
بے بسی مسکراتی رہی رات بھر

جب سویرا ہوا تو ملی خاک پر
جو کلی مسکراتی رہی رات بھر

مجھ کو چھو کر ہوا جو گزرتی رہی
تیری خوشبو ستاتی رہی رات بھر

میکدے میں کوئی آج پھر مر گیا
مے کشی مسکراتی رہی رات بھر

نورؔ دل جو محبت میں ٹوٹا کوئی
دل لگی مسکراتی رہی رات بھر

❖❖❖❖❖

◎

بالآخر تُو کدھر جائے گا
لوٹ کے اپنے گھر جائے گا

بھوکے نے پتھر باندھا ہے
تم کیا سمجھے مر جائے گا

کب رہتے ہیں سارے موسم
یہ موسم بھی گزر جائے گا

قسمت نے جب سایہ پھیرا
بگڑا لال سدھر جائے گا

میری آبلہ پائی دیکھ کے
تیرا دل بھی بھر جائے گا

کیا سوچے گی ننھی گڑیا؟
خالی ہاتھ جو گھر جائے گا

گھونٹ صبر کے پینے ہوں گے
کیا قسمت سے لڑ جائے گا

کوئی کتنا بھی مجنوں ہے
اس کا دل بھی بھر جائے گا

جوبن کا رنگ ڈھلنے تو دو
عشق جنون اتر جائے گا

جھوٹی چاہ پہ مت اترانا
اے دل تو بھی مر جائے گا

کوئی تیرا کیا غم جانے
جس سے کہو گے ڈر جائے گا

❖❖❖❖❖

◎

تاروں کو جب سوتے دیکھا
چاند کو تنہا ہوتے دیکھا

آنکھ لگی تو سپنے میں بھی
تم کو اپنا ہوتے دیکھا

میں نے گلشن کے مالی کو
کانٹوں پر ہی سوتے دیکھا

جس نے پیار کے نغمے گائے
اس کو اکثر روتے دیکھا

حیرت ہے اک سودائی کو
پیار کی کلیاں بوتے دیکھا

❖❖❖❖❖

◎

جو بھی لکھو مثال لکھتے ہو
درد بھی تو کمال لکھتے ہو

رونقیں اپنے واسطے ساری
میری خاطر زوال لکھتے ہو

جان میری نکل سی جاتی ہے
جس طریقے سے حال لکھتے ہو

ایک قطرہ وفا نہیں تم میں
خود کو رانجھا سیال لکھتے ہو

چند لمحوں کی قربتیں دے کر
درد ہجراں کے سال لکھتے ہو

تم لکھاری بھی خوب ماہر ہو
اشک پی کر جمال لکھتے ہو

◎

کیا لکھوں رات کی حویلی پر
چاند اترے مری ہتھیلی پر

اوڑھ بیٹھی حنائی آنچل بھی
رشک آنے لگا سہیلی پر

کوئی ایسی فضا کشید کرو
ہو نہ حیرت کسی پہیلی پر

اب کہاں سے نصیب وہ میرا
آئے بھنورا جو دل چنبیلی پر

جھیلو تم بھی کبھی غمِ فرقت
کیا قیامت ہے جاں اکیلی پر؟

❖❖❖❖❖

◎

اداس شامیں اداس چائے
میں روز پیتی ہوں خاص چائے

جدا ہوئے ہو تو سمجھی ہوں میں
مری تو ہے غم شناس چائے

اکیلے پن کا نہیں کوئی غم
مجھے تو آ گئی ہے راس چائے

میں پھر سے یادوں میں کھو نہ جاؤں

رکھی ہے پھر سے کیوں پاس چپائے

یہ تشنگی اب نہیں رہے گی

بجھاتی ہے میری پیاس چپائے

کبھی تو ایسا ہو شب ڈھلے اور

بلائے دونوں کو پاس چپائے

❖❖❖❖❖

◎

ماں کی ہستی کمال ہوتی ہے

ہاں وفا کی مثال ہوتی ہے

گرمی سردی کہ رت گھٹاؤں کی

ہر قدم پر ہی ڈھال ہوتی ہے

دل دکھایا ہے باپ کا جس نے

اس کی منزل زوال ہوتی ہے

چوٹ لگ جائے بچے کو لیکن

آنکھ ماں کی ہی لال ہوتی ہے

نورؔ سایہ جو ماں کا چھن جائے

زندگی پھر وبال ہوتی ہے

❖❖❖❖❖

◎

اس کی اچھی گزر گئی ہو گی
عید جس کے گلے ملی ہو گی

جس پہ گزری نہیں شبِ ہجراں
بات اس کے لیے تو نئی ہو گی

یاد آتا ہے روز شدت سے
ہچکی اس کو بھی لگ رہی ہو گی

جی لیا میں نے جیسے مر مر کے
ایسے اس کی بھی کٹ رہی ہو گی

لوٹ کے نور گھر چلو جلدی
بات لوگوں میں دب گئی ہو گی

❖❖❖❖❖

◎

جب ہم نے لکھنا سیکھا تھا
لفظوں میں مٹنا سیکھا تھا

جب تم اوقاتوں سے نکلے
تب ہم نے بکنا سیکھا تھا

کیسے وکالت کرتی میری
ماں نے تو جھکنا سیکھا تھا

اک پگڑی اونچی رکھنے کو
رسموں میں مٹنا سیکھا تھا

تم سے کیا شکوہ کرتے ہم
ہم نے تو لٹنا سیکھا تھا

❖❖❖❖❖

◎

میرے حق پر کس نے ڈاکا مارا ہے
وہ تو کہتا تھا تو جان ہماری ہے

میں نے سولی پر بھی چڑھ کر دیکھا ہے
وہ جیتا ہر بازی میں نے ہاری ہے

کل شب اک لڑکی کو لٹتے دیکھا ہے
کل سے مجھ پر کوئی قیامت طاری ہے

بیٹے ہی بانٹیں گے ماں کو حصوں میں
ماں اپنے بیٹوں کے صدقے واری ہے

تم کیا جانو چاہت کس کو کہتے ہیں
تم کہتے ہو دنیا تم کو پیاری ہے

میں نے جب بھی سوچا تم کو سوچا ہے
تم کو میری چاہت سے بے زاری ہے

آدم زادے تو کس شے پر اترائے
تیری دنیا میرے دم سے پیاری ہے

◎

نہ دل میں کوئی ملال رکھنا
جہاں بھی رہنا خیال رکھنا

تو روز اک بار فون کرنا
یہ رابطے تو بحال رکھنا

وبائیں رب کی طرف سے آئیں
تو چاہتوں کا خیال رکھنا

تقاضہ انسانیت کا یہ ہے
کہ نفرتوں کو بھی ٹال رکھنا

نہ جانے کب آئے وصل کی رت
یہ یاد قربت سنبھال رکھنا

◎

اک اجنبی سا دل میں اترتا چلا گیا
خوشبو کی طرح ہر سو بکھرتا چلا گیا

بھیجے تھے کچھ گلاب محبت سے یار کو
جانے لگا تو دھول میں دھرتا چلا گیا

اک آپ جن کو ایک نظر ہم نہ بھا سکے
اک دل ہے آپ پر ہی جو مرتا چلا گیا

میرے نگر میں آج ذرا روشنی نہیں
لگتا ہے آج چاند بھی چھپتا چلا گیا

دل کی کتاب کھول دی جب اس کے سامنے
کیسا عجیب شخص ہے ڈرتا چلا گیا

❖❖❖❖❖

◎

یہ حوصلہ ضروری تھا
کچھ فاصلہ ضروری تھا

تم دور جا رہے تھے تو
ملنا پڑا ضروری تھا

جب دوریاں دلوں میں تھیں
تب فیصلہ ضروری تھا

پھر پاس آنے کے لیے
یہ حادثہ ضروری تھا

اک چوٹ دل کو لگنی تھی
یہ مرحلہ ضروری تھا

آ کے اگر یوں جانا تھا
یہ چونچلہ ضروری تھا؟

دل کی تڑپ مٹانے کو
اک سامنا ضروری تھا
تم بے وجہ گئے ہو تو
میرا گلہ ضروری تھا

تم کو منانے کے لیے
ہر ٹوٹکہ ضروری تھا

یہ ہجر کی عنایتیں
یہ سانحہ ضروری تھا

ہجرت تھی تیری بستی میں
اک قافلہ ضروری تھا

❖❖❖❖❖

◎

بس اک وبا سے ڈر گئے
بندے سزا سے ڈر گئے

کیوں سجدہ ریز اب دل ہوئے
کیا ہم خدا سے ڈر گئے؟

ہم رات کے کالے سمے
کالی گھٹا سے ڈر گئے

ایسی مسیحائی تھی کہ
سارے دوا سے ڈر گئے

کیا ابتداء تھی خوف کی
سب انتہاء سے ڈر گئے

کر دد دوا ان کے لیے
جو لا دوا سے ڈر گئے

یہ موت یوں منڈلا گئی
سب اس بلا سے ڈر گئے

سہمے ہوئے اک پیڑ پر
پنچھی ہوا سے ڈر گئے

یارب! معاف اب کر ہمیں
ہم اس کربلا سے ڈر گئے

اس بے وفا کے خوشہ چیں
میری وفا سے ڈر گئے

❖❖❖❖❖

◎

گھری کہانی چھوڑ گیا ہے
آنکھ میں پانی چھوڑ گیا ہے

جانے والا پاگل ہی تھا
روپ کی رانی چھوڑ گیا ہے

اب تم کتنا بھی روٹھو دل
نقل مکانی چھوڑ گیا ہے

اس کا ہاتھ ملا کر جانا
گھرے معنی چھوڑ گیا ہے

میرا جڑنا مشکل ہے اب
میرا بانی چھوڑ گیا ہے

اک خوشبو کے لہجے والا
رت طوفانی چھوڑ گیا ہے

اس کی آہ سے ڈرنا جس کا
اشک روانی چھوڑ گیا ہے

◎

مجھے حالات نے روکا ہوا ہے
تجھے کس بات نے روکا ہوا ہے

جو اک پل سہہ نہیں سکتے جدائی
انہیں آفات نے روکا ہوا ہے

تجھے ہر بات کہہ دیتی میں لیکن
مجھے جذبات نے روکا ہوا ہے

مرے آنگن میں ہوتی روشنی بھی
اسے تو رات نے روکا ہوا ہے

تو میرے واسطے ٹھہرا نہیں ہے
تجھے برسات نے روکا ہوا ہے

◎

دل کے نگر میں چاند سجایا نہیں گیا
اک شخص عمر ساری منایا نہیں گیا

کل شب وہ میرا ہاتھ پکڑ کر بتا گیا
میرے لیے اسے تو بنایا نہیں گیا

مجھ پر ہی ہر قدم پہ لگائی ہیں تہمتیں
آئینہ کیوں اسے بھی دکھایا نہیں گیا

ایسے رہی تمہاری جدائی نصیب میں
دیوار گر گئی ہے تو سایہ نہیں گیا

سب کچھ تری انا پہ لٹایا مگر کبھی
خود کو تمہارے سامنے لایا نہیں گیا

❖❖❖❖❖

◎

رکھی ہے اک چائے پاس
شاید وہ آ جائے پاس

قسمت سے جو دور ہوا
قسمت اس کو لائے پاس

سورج ڈھل جانے کے بعد
کب رہتے ہیں سائے پاس

تارے ٹوٹ رہے ہیں آج
چاند کہاں تک جائے پاس

اک بیٹھا ہے بھوکا اور
اک جی بھر کے کھائے پاس

❖❖❖❖❖

◎

اچھل کر چاند چھونے کی تمنا کر گیا پاگل
تمہاری آرزو میں دل بھی کیا کیا کر گیا پاگل

ستارے میری قسمت کے نا جانے کس لیے ٹوٹے
سنبھل جا اے مرے دل وہ تو دھوکا کر گیا پاگل

کسی انجانی الفت میں تو صحراؤں کو چل نکلا
تجھے معلوم بھی ہے کچھ کے تو کیا کر گیا پاگل

کہا وعدہ شکن ہو تم تو سارے خط جلا ڈالے
ذرا سی بات پر کتنا تماشا کر گیا پاگل

فضا میں سوگواری ہے یہ موسم بھی ہے افسردہ
نا جانے موسموں کے ساتھ کیا کیا کر گیا پاگل

سنا ہے لوٹ آیا ہے مجھے پھر ڈھونڈتا ہے وہ
سنا ہے پھر محبت کا تقاضا کر گیا پاگل

◎

کیسے بھولیں گے ان کو
رائے تو دے گئے ہوتے

ہاتھوں سے جو بوئے تھے
سائے تو دے گئے ہوتے

مجھ کو کانٹے بھاتے ہیں
لائے تو دے گئے ہوتے

ہم تھے تیرے کوچے میں
چائے تو دے گئے ہوتے

دل ان کے قبضے میں تھا
آئے تو دے گئے ہوتے

❖❖❖❖❖

◎

لوگ بے کار میں لڑ پڑتے ہیں
ہم تو بس پیار میں لڑ پڑتے ہیں

روٹی کے واسطے بھوکے بچے
جا کہ بازار میں لڑ پڑتے ہیں

روٹھ جاؤں تو منا لو گے تم
بس اسی آڑ میں لڑ پڑتے ہیں

تم نے دیکھا کبھی لنگر کے لیے
لوگ دربار میں لڑ پڑتے ہیں

تیری اک چاہت کے صدقے میں
ہم تو سرکار میں لڑ پڑتے ہیں

ان کو انکار نہیں ہو سکتا
وہ تو اقرار میں لڑ پڑتے ہیں

◎

دیکھ رشتہ نبھا دیا ہم نے
اب تو خود کو مٹا دیا ہم نے

وقت افتاد کو سہا ایسے
سب جو جینا سکھا دیا ہم نے

لوریاں دیتی ہوئی ماں روئی
تجھ کو بھوکا سُلا دیا ہم نے

روز ہی بجلیاں چمکتی تھیں
گھر ہی اپنا گرا دیا ہم نے

درد حدِ بیاں سے آگے تھا
سب کو چپ ہی کرا دیا ہم نے

سب تری ذات پر جو بولے تو
ان کو چہرہ دکھا دیا ہم نے

مان تجھ کو دیا زمین زادے
خود کو اتنا گرا دیا ہم نے

◎

جزا کی بات کرتا ہے
سزا کی بات کرتا ہے

جو ہے ہی بے وفا دیکھو
وفا کی بات کرتا ہے

مسل کر خود ہی کلیوں کو
حیاء کی بات کرتا ہے

جسے انساں نہیں بھاتے
خدا کی بات کرتا ہے

جلا کر آشیاں دل کا
ہوا کی بات کرتا ہے

وباؤں کو بلا کر خود
وباء کی بات کرتا ہے

مرا آنچل اڑا کر پھر
رِدا کی بات کرتا ہے

گلوں کے چوستا ہے رس
صبا کی بات کرتا ہے

محبت میں زمیں زادہ
انا کی بات کرتا ہے

زمانہ لوٹ کر خوشیاں
وفا کی بات کرتا ہے

مرا مجرم ہے اور مجھ سے
دعا کی بات کرتا ہے

❖❖❖❖❖

◎

سن کیسے دل بہلاتے ہیں
آ ہم تم کو سمجھاتے ہیں

سن یہ دنیا والے ہیں
کب رستہ دکھلاتے ہیں

ہاتھوں میں تو جگنو بھی
دم گھٹ کر مر جاتے ہیں

وہ کب اڑتے ہیں پگلی
کٹ جن کے پَر جاتے ہیں

آدم زادہ ہنستا ہے
دکھ میرے سر آتے ہیں

❖❖❖❖❖

◎

اے بارش تو کیا جانے

تیری یادوں کی برساتیں
کوئے دل پہ اتری ہیں
یہ دل پھر سے دھڑکا ہے
کھڑکی کھول کے آنکھوں کی
ارمانوں نے جھانکا ہے

سوچوں کے پنداروں سے
ہوک سی اٹھ کر آئی ہے
تنہا بیٹھی رم جھم میں
اک دیوانی سی لڑکی
گھور رہی ہے موسم کو
جانے کب سے ویراں ہیں
دل کی وادی کا صحرا
اے بارش تو کیا جانے
اے بارش تو کیا جانے

❖❖❖❖❖

◎

شامیں کتنی سونی ہیں۔۔۔!

شامیں کتنی سونی ہیں
گلیاں کتنی ویراں ہیں
موسم کتنے گم صم ہیں
آنکھیں خالی خالی ہیں
پاگل کرنے والی ہیں

نہ آنکھوں میں کاجل ہے

نہ پاؤں میں پائل ہے

نہ ہاتھوں میں چوڑی ہے

نہ کلیوں کا جوڑا ہے

نہ ریشم کی چنری ہے

نہ ہونٹوں پر سرخی ہے

گوری کب مسکائے گی

وہ رت پھر سے آئے گی

کوئل گانا گائے گی

باغوں میں جھولے ہونگے

سارے غم بھولے ہونگے

غم نہ کرو وہ مانے گا

دل کی حالت جانے گا

کچھ پل مل کر جیتے ہیں

آؤ چائے پیتے ہیں

❖❖❖❖❖

◎

مجھے بس بُلا لے

خدایا کرم کر

پریشاں بہت ہوں

کہاں جا سکوں گی

ترے در سے اٹھ کر

بتا میرے مالک

مجھے بخش دے تُو

رحم کر کرم کر

زیارت کرادے

مدینے کی مجھ کو

تو کچھ بھی نہیں پھر

دعا اور مولا

مدینے بلالے

مدینہ دکھادے

دعا نورؔ کی ہے

مجھے بس بلالے

مجھے بس بلالے

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

◎

تیرا در

تیرا در ہے

میرا سر ہے

تیرے بن تو

ویراں گھر ہے

رک بھی جا اب

کس کا ڈر ہے

کس کی کشتی

ساحل پر ہے

جیسا بھی ہے اپنا گھر ہے

ہر کوئی اب دھوکے پر ہے

جانے والا کب آئے گا

مر جاؤں گی تب آئے گا

کہتا تھا وہ کل آؤں گا

لے کر سارے پل آؤں گا

کب تک دیکھوں رستہ اس کا

یادیں اس کی باتیں اس کی

سپنوں میں بھی سوچوں میں بھی

چہرہ اس کا زلفیں اس کی

میرا کیا ہے سب اس کا ہے

میں تنہا تھی میں تنہا ہوں

سب سوچیں تھیں سب باتیں تھیں

چھوڑا اس نے، توڑا اس نے

چاہا میں نے کھویا میں نے۔۔۔۔۔۔۔!!

◎

روح کی غذا۔۔۔۔۔!

روح کی غذا عبادت ہے

ناقص غذا دے کر بیمار مت کریں

لوگ کہتے ہیں میوزک روح کی غذا ہے

میں کہتی ہوں موسیقی روح کی نہیں بلکہ نفس کی غذا ہے

اور نفس شیطان ہے۔۔۔

نفس کو غذا دے کر شیطان کو مضبوط نہ کریں

بلکہ روح کی غذا عبادت ہے، ذکر ہے، توبہ ہے

روح کی پرورش کریں آپ بھی مضبوط رہیں گے

اور ایمان بھی۔۔۔۔۔!

◎

محبت کے انداز۔۔۔۔۔!

محبت انسان کو بدل دیتی ہے۔

کہیں بے زبان کو زبان دے دیتی ہے۔

اور کہیں زبان والے کو بے زبان کر دیتی ہے۔

کسی کو مضبوط اور کسی کو کمزور کر دیتی ہے۔

کسی کو توڑ دیتی ہے، کسی کو جوڑ دیتی ہے۔

کسی کی زندگی چھین لیتی ہے کسی کو جینا سکھا دیتی ہے۔

کہیں موم کا پتھر اور کہیں پتھر کو موم کر دیتی ہے۔

◎

محبت۔۔۔۔۔!

تم کیا جانو محبت کیا؟ یہ دل کی آخری تہہ سے اٹھنے والی وہ موج ہے جو محبوب کی نگاہوں کے تصادم پر دل سے اچانک اٹھتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

◎

محبت مار دیتی ہے۔۔۔!

محبت مار دیتی ہے
شبِ تنہائی کی وحشت
دلوں کو مار دیتی ہے
یہ نیندیں چھین لیتی ہے
گلوں کو توڑ دیتی ہے
لبوں کو منجمد کر کے
دعائیں موڑ دیتی ہے
محبت مار دیتی ہے
یہ چاہت مار دیتی ہے۔۔۔!

◎

بارشوں کے موسم میں۔۔۔!

بارشوں کے موسم میں سوچ کے درختوں پر
پَر نئے نکلتے ہیں خواہشوں کی تتلیاں
پھر سے اڑنے لگتی ہیں
بارشوں کو کیا خبر چاہتوں کی راہ پر
اکیلا ہوا گر کوئی تو دل پہ کیا گزرتی ہے
بارشوں کو روک دو ان کی بوند بوند میں
عکسِ یار دِکھتا ہے
بارشوں کے موسم میں
بارشوں کو کیا خبر

❖❖❖❖❖

مزاق میں محبت ۔۔۔۔۔!

کبھی محبت کو مزاق نہ سمجھو اور نہ ہی مزاق کو محبت

کیونکہ دونوں صورتوں میں نقصان آپ کا ہی ہوگا۔۔۔!

پہلی صورت میں محبت کھو دو گے۔۔۔!

دوسری صورت میں خود کو۔۔۔!

تم کہہ دینا کوئی پاگل ہے

کوئی پوچھے تم سے میرا تو

تم کہہ دینا کوئی پاگل ہے

یہ لڑکی بھی نا پاگل ہے۔۔۔!

کہتی ہے تم سے الفت ہے

ساغر سے گہری چاہت ہے

کہتی ہے میری راحت ہے

شکوہ ہے کوئی نہ حسرت ہے

کہتی ہے تم سے الفت ہے

کہتی ہے تو میرا دل ہے

یہ لڑکی بھی نا پاگل ہے۔۔۔!

سے مجھے آنکھ کا کاجل کہتی ہے
کبھی چین کبھی دل کہتی ہے
کبھی پیار کا ساحل کہتی ہے
کبھی اڑتا بادل کہتی ہے
کوئی عشق کا گہرا بادل ہے
یہ لڑکی بھی نا پاگل ہے۔۔۔!

کہتی ہے تجھ کو پانا ہے
تری روح تلک سے مجھے آنا ہے
کہیں دور تلک لے جانا ہے
تجھے گیت بنا کر گانا ہے
کہتی ہے تو میری پائل ہے
یہ لڑکی بھی نا پاگل ہے۔۔۔!

بھلا کون محبت کرتا ہے
کوئی ایسی حماقت کرتا ہے
بندہ تو شرارت کرتا ہے
کوئی عشق حقیقت کرتا ہے
یہ پیار تو کوئی دلدل ہے
یہ لڑکی بھی نا پاگل ہے۔۔۔!

کوئی ایسے کسی کا ہوتا ہے
کوئی کسی کی خاطر روتا ہے
کوئی ان کانٹوں پر سوتا ہے
بھلا کون کسی کو روتا ہے
کس کی قسمت میں ساحل ہے
یہ لڑکی بھی نا پاگل ہے
تم کہنا کوئی پاگل ہے۔۔۔!

◎

چھوٹی گڑیا

کیوں بیٹھی ہے روتی گڑیا
آجا میری چھوٹی گڑیا
سن لے مجھ سے ایک کہانی
اک تھا راجہ اک تھی رانی
اک دن باغ کی سیر کو نکلے
راہ میں دیکھے روتے بچے
تن سے تھے وہ ننگے بچے
راجہ کو احساس جو آیا
دوڑا ان کے پاس وہ آیا
کیوں روتے ہو مجھ کو بتاؤ

بولے ماما، پاپا لا دو
بچھڑی ہے اک آپا لا دو
کون ہمیں کپڑے پہنائے
ہم بھوکے ہیں کھانا لائے
راجہ کی آنکھیں بھر آئیں
رانی بھی پھر دوڑی آئیں
ہم کو ماما پاپا بولو
سینے لگ کر آہا بولو
اب سے ماما پاپا بھی ہیں
نانی، دادی، آپا بھی ہیں
آؤ کھائیں روٹی گڑیا
کس کو بھائے روتی گڑیا

◎

محبت ایک دھوکا ہے

ذرا دل میں اترنے دو
مجھے دل میں اترنے دو
کہ سانسوں میں بکھرنے دو
بنا کر اک حسین جلوہ
نگاہوں میں سنورنے دو
مجھے تصدیق کرنا ہے
ترے دل تیری دھڑکن میں
مرا ہی نام ہے جاناں
تری آنکھوں کی چلمن میں
مرا چہرہ چمکتا ہے

کہ تم پھر جھوٹ کہتے ہو
تجھے مجھ سے جو نفرت ہے
چلو مانا کہ نفرت ہے
تو کیوں پھر دیکھ کر مجھ کو
نگاہیں پھیر لیتے ہو
کسی بھی بزم میں میری
ہی باتیں چھیڑ لیتے ہو
یوں تڑپاتے ہو کیوں خود کو بتاؤ تو ذرا مجھ کو
مری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کو مکرنے دو
تو پھر میں مان جاؤں گی
محبت ایک دھوکہ ہے
یہ مانا موت ہے لیکن
مجھے اک بار مرنے دو
مجھے دل میں اترنے دو
مجھے دل میں اترنے دو

❖❖❖❖❖

خلا ۔۔۔۔۔!

جب دو جڑے ہوئے بندوں میں خلا آجاتا
ہے تب تیسرے بندے کو اس خلا میں آنے کا
موقع مل جاتا ہے۔ پھر وہ تیسرا نکل بھی جائے تو وہ
دو بندے اس طرح کبھی نہیں جڑ پاتے جیسے
خلاء سے پہلے جڑے ہوئے تھے۔
تو بہتر نہیں خلا آنے ہی نہ دیا جائے۔
جو دل میں اتر سکتا ہے وہ دل سے بھی اتر سکتا ہے

عجیب رشتے ۔۔۔۔۔!

کچھ رشتہ دار ایسے بھی ہوتے ہیں جو اچانک سے ہنستے کھیلتے ملتے جلتے اچانک
سے گم صم ہو جاتے ہیں انسان حیران رہ جاتا ہے اور انکا اچانک سے خاموش
ہو جانا ہمیں سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ ہم سوچتے ہی رہ جاتے ہیں اور اندر ہی
اندر خود سے پوچھ رہے ہوتے ہیں یار یہ ہم سے ناراض ہیں یا ہم ان سے
ناراض۔ غلطی تو جانے کیا ہوئی پر ان سے ہوئی کہ ہم سے ہوگئی سمجھ نہیں آرہی
ہوتی کہ ہم ان سے نہیں ملنا چاہ رہے یا یہ ہم سے۔ ایسے رشتہ داروں کو یا
ایسے دوستوں کو ہم کبھی خوش نہیں رکھ سکتے جتنی بھی کوشش کرلیں کیونکہ ان
کے موڈ کی بتیاں جتنی بھی روشن رکھنے کی کوشش کریں وہ جلتی بجھتی رہیں گی
یہ قدرتی ایٹومیٹک سسٹم ہے اسے ہم اپنی مرضی سے مستقل روشن نہیں رکھ
سکتے۔ یہ جب دل کرے گا جل جائیں گی جب دل کرے گا بجھ جائیں گی۔
میرے خیال میں ہم اگر ان کو زبردستی روشن رکھنے کی کوشش کریں گے تو
ان کے فیوز بھی اُڑ سکتے ہیں۔ اس لیے بہت احتیاط ضروری ہے بس اپنا
رویہ درست رکھیں۔ دوسروں پر دھیان نہ دیں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

◎

قطعات

کن نظاروں میں رہنا چاہتا ہے
دل ستاروں میں رہنا چاہتا ہے
کیا کروں اک خزاں رسیدہ گل
اب بہاروں میں رہنا چاہتا ہے

بہت گہرا ہے دکھ تیرا
جسے ہنس کر اڑاتی ہوں
مگر جب ٹوٹ جاتی ہوں
بہت ہی مسکراتی ہوں

جسم خواب و خیال ہو جاتا
عشق اپنا مثال ہو جاتا
کاش ہوتی زمیں کا ٹکڑا
تیرے نام انتقال ہو جاتا

ذرا سی خطا پر نگاہیں بدل کر
وہ جانے لگے ہیں میرے دل سنبھل کر
محبت کی تم چوٹ کھانے لگے ہو
محبت محبت جتانے گے ہو

❖❖❖

چھلک کر نگاہوں سے گرنے لگے ہیں
بسے تھے جو دل میں اترنے لگے ہیں
بنا کر مجھے توڑ جانے لگے ہو
محبت محبت جتانے لگے ہو

◎

متفرق اشعار

میں وہ نرگس نہیں جو اپنی بے نوری پہ روتی ہے
میں چشم دل سے کرتی ہوں چمن میں دیدہ ور پیدا

❖

تیرے کتنے شناسا تھے صاحب
میری دنیا ہی کیوں اجاڑی ہے

❖